سوال

(542) کسی لڑکی کا نکاح قبل البلوغ ہوا ہو لڑ

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

کسی لڑکی کا نکاح قبل البلوغ ہوا ہو۔ کیا بعد از بلوغ اسے فسخ نکاح کا اختیار ہے۔ اس مسئلہ میں آپ سے فتویٰ مطلوب ہے۔ اگر ایسی لڑکی نکاح قائم رکھنا نہیں چاہتی تو کیا اسے کم از کم خلع کا حق ہے؟

(السید نصرۃ اللہ شاہ الراشدی السندھ، نیو سعید آباد سندھ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علیٰ رسول الله، أما بعد!

خیار بلوغ شرعاً ثابت ہے۔ عبداللہ بن عباس ... رضی اللہ عنہما ... فرماتے ہیں: ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم)) [1]"ایک کنواری لڑکی نبیﷺ کے پاس آئی اور اس نے بتایا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا ہے اور وہ ناپسند کرنے والی ہے تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دے دیا۔"] اس حدیث کو شیخ البانی ... رحمہ اللہ تعالیٰ ... نے صحیح ابن ماجہ میں درج فرمایا ہے۔

البتہ ایسی لڑکی خود بخود نکاح ختم نہیں کر سکتی۔ قاضی صاحب کے پاس مسئلہ پیش کرے اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرے۔ قاضی صاحب اس کو اختیار دیں گے، اگر وہ خاوند کے پاس نہیں رہنا چاہتی تو قاضی صاحب نکاح ختم و فسخ کر دیں گے۔ فسخ نکاح کی عدت گزار کر آگے نکاح کر سکتی ہے۔ ۲۰ ۴ ۱۴۲۴ھ

1 رواہ أحمد، وأبوداؤد وابن ماجہ، رواہ ابوداؤد للألبانی الجزء الثانی حدیث نمبر: ۱۸۴۵

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 02 ص 466

محدث فتویٰ